ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-06

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

ڈاکٹر فرید حسینی
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، یونیورسٹی آف چکوال، چکوال
ڈاکٹر شمائلہ سلیمان
لیکچرار (جزووقتی)، شعبہ اردو، یونیورسٹی آف نارووال، نارووال

شبلی نعمانی کی "سیرۃ النبیؐ" کا تنقیدی جائزہ

Dr. Fareed Hussaini*
Assistant Professor, Department of Urdu, University of Chakwal, Chakwal.
Dr. Shumaila Suleman
Visiting Lecturer, Department of Urdu, University of Narowal, Narowal.

***Corresponding Author:**

Brahui Wasahat (An Overview)

Sirat-un-Nabi (Life of the Prophet) is a vast and sensitive topic. Just after the Prophet, this topic became very popular beside Tafseer-e-Quran and Hadith. Many prominent scholars took this subject and explore many shades of the life of Holy Prophet. Allama Shibli Noumani is re-known Urdu scholar, historic and poet. His book Seerat-un-Nabi considered one of the important books, which is authentic biography of the Holy Prophet (PBUH). He completed only two volumes of this book, but he in his work proved his expertise. Shibli challenged the orthodontic view point of certified authors whose writings caused confusion with regard to true teachings of Holy Prophet (PBUH). He addressed many queries and succeeded to clarify them within the parameters of Seerat and History. This is a critical review to explore the Artistic aspect of Shibli in light of the Seerat-un-Nabi (PBUH).

Key Words: *Shibli, Seerat, Quran, Critical Study.*

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-06
ماخذ تحقیقی مجلہ

سوانح نگاری قدیم صنف ہے۔ قلم و قرطاس سے بھی قبل مشاہیر کے کارنامے و قصے اور شخصی مرقّعے حافظے کی بنیاد پر سمعی روایت کا حصہ تھے۔ خود تاریخ کا موضوع بادشاہ و اولیاء اور مذہبی اوتار تھے۔[1] مذہبی کتب کی لکھت سے اس فن کو فروغ حاصل ہوا۔ چنانچہ عہد نامۂ قدیم و جدید میں بنی اسرائیل کے کئی انبیاء کے حالات زندگی سامنے آئے۔ برِصغیر میں افسانوی پیرائے میں مذہبی شخصیات کا تذکرہ ہوا۔ اس زمانے میں سیرت فقط تاریخ یا واقعہ نگاری کے نقطہ نظر سے لکھی گئیں۔ جن نفوس قدسیہ کی شخصیت کے فضائل و کمالات قلمبند ہوئے بھی وہ ادھورے تھے۔ علامہ شبلی نے اس کی توجیہ کی ہے:

> "جس طرح دیگر داعیانِ مذاہب جامعیت کبریٰ کے وصف سے خالی تھے، ان کے کارنامۂ زندگی کی تصویریں بھی ناتمام لی گئیں۔ جنابِ مسیحؑ کی ۳۳ سالہ زندگی میں سے صرف ۳ برس کے حالات معلوم ہیں۔ فارس کے مصلحات دین صرف شاہنامہ کے ذریعے روشناس ہیں۔ ہندوستان کے پیغمبر افسانوں کے حجاب میں گم ہیں۔ حضرت موسٰی علیہ السلام کی نسبت آج جو کچھ ہمیں معلوم ہے اس کا ذریعہ صرف تورات ہے جو موسٰیؑ کے ۳۰۰ برس بعد عالم وجود میں آئی"[2]۔

یہ اعزاز عالم انسانی میں ایسے جامع کامل کے حصہ میں آیا جسے دنیا محمد رسول اللہؐ کے نام سے جانتی ہے۔ ان کی شخصیت کے نہ صرف ہر پہلو بلکہ زبان سے نکلا ہوا ایک ایک حرف، حرکات و سکنات، خط و خال، ناز و انداز، حلیۂ وجود، طبیعت، اندازِ نشست و برخاست وغیرہ تک قلمبند ہوئے اور قیامت تک کے لیے محفوظ ہو گئے۔

تیسری صدی تک مغازی اور سیرت کو ایک ہی چیز سمجھا جاتا تھا کیونکہ مخصوص غزوات انہی کارناموں سے معروف تھے۔ حالانکہ ان کتب میں حقیقتاً مہمات کی تفاصیل زیادہ ہیں یا جنھیں اہمیت حاصل ہے۔ چنانچہ ابتدائی کتب، سیرت ابن ہشام، سیرت اموی وغیرہ اسی ذیل میں آتی ہیں۔ آگے چل کر مواہب لدّنیہ تصنیف ہوئی تو غزوات کے علاوہ دوسری تفصیلات دی جانے لگیں۔

اموی دور میں عبدالملک بن مروان نے تصنیف و تالیف کی طرف توجہ کی۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے قرآن مجید کی تفسیر لکھوائی۔ پھر عمر بن عبدالعزیز نے مغازی پر خاص دھیان دیا۔ چنانچہ ان کے حکم پر عاصم بن عمر قتادہ انصاری نے جامع مسجد دمشق میں درس کا آغاز کیا۔ امام زہری (المتوفی ۱۲۴ھ) کی تصنیف سیرت پر پہلی باقاعدہ کتاب ہے جو گویا بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہوئی۔ ان کے اپنے تلامذہ کی ایک طویل فہرست ہے جن میں محمد ابن صالح

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-06

تمار، یعقوب بن ابراہیم، موسیٰ بن عقبیٰ اور محمد بن اسحاق وغیرہ شامل ہیں۔ یہ سب اس فن میں طاق تھے۔ خصوصاً موسیٰ بن عقبہ کی انفرادیت یہ ہے کہ انہوں نے روایات میں صحت کا التزام کیا۔ اور رطب ویابس سے احتراز برتا۔ محمد بن اسحٰق فنِ مغازی میں امام کہلائے۔ اس کی "کتاب المغازی "کا فارسی میں ترجمہ سعدی کے دور میں ہوا۔ یوں سیرت کا ڈنکا ایران وہندوستان میں بج گیا۔ ابنِ ہشام کی مشہور کتاب "سیرتِ ابن ہشام" درصل کتاب المغازی کی توسیع وتوضیح ہے۔ شیخ سعدی کی اس فن پر لکھی گئی کتاب "طبقات ابنِ سعد "ایک سنگ میل ہے۔ یہ واقدی کے شاگرد اور بلاذری کے استاد ہیں۔ بارہ میں سے پہلی دو جلدیں آنحضرتؐ کے حالات پر مشتمل ہے۔ جبکہ باقی دس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہا اور تابعینؒ کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔

عربی زبان میں تصنیف شدہ سیرت پر کتب کی ایک طویل فہرست ہے جو عباسیوں کے دور میں ایشیاء و افریقا میں سامنے آئیں اور امویوں کے دور میں یورپ میں طبع ہوئیں۔

جیسا کہ سطورِ بالا میں لکھا ہے کہ کتاب المغازی کا ہندوستان میں وردو فارسی میں ہوا جو کہ یہاں کی سرکاری زبان تھی اور یوں سیرت، عام قارئین کے لیے بھی دستیاب ہو گئی۔ خواص کا طبقہ عربی سے براہِ راست مستفید ہو رہا تھا۔ لہٰذا ان کے نزدیک تو تراجم کرنا بھی درست عمل نہ تھا۔ اس لیے شاہ ولی اللہ اور ان کے صاحب زادوں پر تنقید کی گئی۔ اردو زبان کی عمر بہت زیادہ نہیں ہے۔ اس کی نشر و اشاعت کا سہرا عموماً فورٹ ولیم کے چھاپہ خانہ کے سر باندھا جاتا ہے جو فورٹ ولیم کالج میں قائم تھا۔ اسی ادارے سے کئی اہم اسلامی کتب عربی سے اردو زبان میں منتقل کی گئی۔ "اصابہ "ڈاکٹر شپر نگر کے دیباچے کے ساتھ یہیں سے چھپا۔ جس نے اقرار کیا کہ اسماء الرجال جیسا عظیم فن مسلمانوں کی ایجاد ہے۔ اردو زبان میں مطبوعہ کتاب میر امن دہلوی کی ہے جو اسی کالج کی دین ہے۔ انیسویں صدی کی ابتدا میں چھاپہ خانہ ہندوستان میں متعارف ہوا اور صدی کے وسط تک یہ بڑے بڑے شہروں میں پہنچ گیا۔ جن میں لکھنوء، دلی، لاہور حیدر آباد، بمبئی، وغیرہ شامل تھے۔ چنانچہ رسائل، کتب، اخبارات وغیرہ کثرت سے شائع ہونے لگے۔

۱۸۵۷ء ہندوستان کی تاریخ کا وہ موڑ ہے جہاں مسلمانوں کا ہزار سالہ حکمرانی کا دور اختتام پذیر ہوا۔ اور مسلمانوں کو اپنی شناخت کی جنگ لڑنی پڑی۔ یہی سال ایک ایسی شخصیت کی ولادت کا سن بھی ہے جو شبلی نعمانی کے نام سے جانا جاتا ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-06
ماخذ تحقیقی مجلّہ

سر سید تحریک کے متنوع پہلوؤں کی بحث سے قطع نظر یہ زیادہ اہم ہے کہ اس کے بطن سے کون کون نابغے پیدا ہوئے۔ اردو کا اولین مضمون نگار (سر سید) اہم ناول نگار (مولوی نذیر احمد) اولین ملی شاعر و تنقید نگار (حالی) اولین انشاء پرداز (آزاد) اور اولین سوانح نگار (شبلی) کے اسمائے گرامی اردو کے ارکان خمسہ (بقول سید عبداللہ) کہلائے۔

اردو زبان میں شبلی کی "سیرۃ النبیؐ" پہلی کتاب تسلیم کی جاتی ہے۔ اس کی مقبولیت اور شہرت سے ایسا لگتا ہے کہ ابھی تک یہ آخری کتاب بھی ہے۔ راقم کی رائے میں مبالغہ ہو سکتا ہے مگر جتنی بھی سیرت کے موضوع پر برِ صغیر پاک و ہند میں کتب سامنے آئیں وہ شبلی کی سیرت سے خوشہ چینی کئے بغیر نہ رہ سکیں۔ اس کی مثال نعیم صدیقی کی "محسنِ انسانیت" ہے جو جدید دور کے زبان و بیان کے تقاضوں کو پورا کرتی ہے۔ مگر اس کے باوجود شبلی نعمانی سے برتری کا دعویٰ شاید آسانی سے نہ کر سکے۔ علامّہ کی کتاب کا بغور جائزہ لیں تو انھوں نے مندرجہ ذیل نکات کو مدِ نظر رکھا ہے۔

۱. سیرت النبیؐ کی ابتداء اور ارتقاء کو عام فہم اور جامع انداز میں بیان کرنا۔
۲. سیرت پر اولین کتاب سے لیکر تاریخ وار اہم تصانیف کا تذکرہ کرنا۔
۳. اس فن کے مبادی و اصول کی وضاحت کرنا۔
۴. مستشرقین اور یورپین لکھاریوں کے اعتراضات اور ان کے جوابات۔

علامّہ نے عروہ بن زبیر (متوفی ۹۴ھ) سے جو حضرت زبیر بن عوام کے اور حضرت اسماء کے فرزند تھے سے لیکر محمد بن عائذ دمشقی (قریباً ۳۰۰ھ) تک ۲۸ مصنفین کا ذکر کیا ہے جو فن سیرت کے معمار تصوّر ہوتے ہیں۔ عوام الناس کو اور طالبان علم کو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور میں ہی اس صنف کو قابل اعتنا سمجھا گیا۔ دوسرے دور کی تصانیف میں "روض الانف" جس کے مصنف عبدالرحمٰن سہیلی ہیں اور جو چھٹی صدی ہجری میں منصئہ شہود پر آئی سے لیکر "مواہب لدّینہ" کی شرح "زرقانی علی المواہب" اور سیرت حلبی تک ۱۴ اہم کتابوں کی تفصیل فراہم کی ہے۔

شبلی نعمانی کی علمی حیثیت و مرتبہ ان کے عالی دماغ اور فکری اُپچ کی بدولت بلند تھا۔ اس بارے میں یادگارِ شبلی کے مصنف کہتے ہیں: "شبلی نے تاریخ نگاری کے فن میں جو کمال حاصل کی اور تکمیل فن کے لیے انہیں جو منزلیں طے کرنی پڑیں اس کا اندازہ اسے تاریخی ذوق کہ کر نہیں ہو سکتا۔۔۔ اس مقصد کے لیے جس طرح ہر طرف سے کسبِ فیض کیا اس کا خیال کر کے ہمیں غالب کے وہ الفاظ یاد آجاتے ہیں جو اس نے اپنی تیس سالی فنی جدوجہد کی

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-06

نسبت فارسی کلیات کے آخر میں لکھے ہیں۔(ترجمہ: کون ہے جو مجھ سے پوچھے اور اگر میں بغیر پوچھے کہ دوں اور اسے ٹھیک اندازہ ہو جائے کہ اس تیس سال کے عرصے میں میرے تہمت نے کیا کیا معرکے سر کیے"۔ (3)

انہوں نے سیرت النبیؐ میں کتب حدیث و سیرۃ میں فرقِ مراتب پر بحث کی ہے۔ اس خطے کے عوام الناس کے لیے یہ بات انکشاف سے کم نہ تھی کہ حدیث اور شے ہے سیرت کچھ الگ۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

" سیرت کی کتابوں کی کم پائیگی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ تحقیق اور تنقید کی ضرورت احادیث احکام کے ساتھ مخصوص کر دی گئی۔ یعنی وہ روایتیں / تنقید کی زیادہ محتاج ہیں جن سے شرعی احکام ثابت ہیں باقی جو روایتیں / سیرت اور فضائل وغیرہ سے متعلق ہیں ان میں تشدد اور احتیاط کی چنداں ضرورت نہیں"(4)اور اس سلسلے میں انھوں نے مشہور محدث حافظ زین عراقی استدلال کیا ہے۔"ولیعلم الطالب ان السیرا تجمع ماصح وماکدانکیرا"(طالب علم کو جاننا چاہیے کہ سیرت میں سبھی طرح کی روائتیں ہوتی ہیں، صحیح اور غلط بھی) آگے چل کر وہ علامہ ابن تیمیہ کی "کتاب التوسل" کے حوالے سے لکھا ہے اس قسم کی کتابوں میں لوگوں نے کثرت سے جھوٹی حدیثیں روایت کیں۔ تحقیق کا مادہ طلباء میں پیدا کرنے کے لیے شبلی نعمانی نے اس طرح کے کئی نکات بیان کئے ہیں جو تصویر کے ہر پہلو کو دیکھنے کا ذوق اور جستجو پیدا کرتے ہیں۔

علامہ شبلی نعمانی نے سیرۃ النبیؐ میں وہ اصول درج کئے جو حدیث کے علم کی اساس ہیں۔ سورہ حجرات کی اس آیت کا حوالہ انھوں نے دیا ہے جو یہ ہے:

ترجمہ: مسلمانو! اگر تمھارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو تم اچھی طرح اس کی تحقیق کر لو(قرآن مجید، سورۃ حجرات)۔

پھر اس حدیث کا حوالہ دیا جس میں ہادی برحق نے فرمایا:

(مفہوم) آدمی کے جھوٹے ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ جو کچھ سنے روایت کر دے۔

چنانچہ پہلا اصول راوی کی شخصیت کو جانچنے کا ہے جو اسماء الرجال کہلاتا ہے۔ علامہؒ نے تہذیب الکمال، تہذیب التہذیب، لسان المیزان، تاریخ کبیر بخاری، تاریخ صغیر بخاری، تذکرۃ الحفاظ، مشتبہ النسبہ، انساب سمعانی، تہذیب الاسماء جیسی وقیع کتب کے پس منظر میں اس پہلے اصول کی تشریح کی ہے دوسرا اصول درایت ہے جس کے تحت یہ طے کیا جاتا ہے کہ بیان واقعہ عقلی معیار کے مطابق ہے بھی یا نہیں۔ شبلی نے جو دو مثالیں اس ضمن میں پیش کی ہیں وہ ان کی علیت پر دال ہیں۔ سورۃ نور میں تہمت لگانے والے مسلمانوں (صحابہ) کے بیان واقعہ جو قیاس اور ظن پر مبنی

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-06

تھا کو رد کر دیا گیا۔ بغیر تحقیق اور شہادت کے خبر کو پھیلانا بہتان قرار دیا گیا۔ درایت کے بارے انھوں نے دوسری نظیر حضرت ابو ہریرہ کی وہ حدیث بیان کی جو عبداللہ ابن عباس کے سامنے بیان کی گئی۔ " آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے" حضرت ابن عباس نے کہا اگر یہ درست ہو تو اس پانی کے پینے سے بھی وضو ٹوٹ جائے گا جو آگ پر گرم کیا گیا ہو لہٰذا یہ درایت کے خلاف ہے۔ [5](سیرۃ النبیؐ۔ ص ۴۵-۴۶) پھر روایت کے اصول بیان کئے ہیں۔ مثلاً

۱. جو روایت عقل کے خلاف ہو۔
۲. جو روایت مسلمہ اصول کے بر خلاف ہو۔
۳. مشاہدہ و محسوسات کے خلاف ہو۔
۴. قرآن اور حدیث متواتر کے خلاف ہو۔
۵. رکیک روایت
۶. معمولی کام پر بڑا وعدہ ہو۔
۷. راوی کی کڑی نہ ملتی ہو۔
۸. عام واقعہ ہو مگر راوی اکیلا ہو۔

مولانا شبلی نے مختلف محدثین اور سیرت نگاروں اور علماء کے مباحث بھی درج کئے ہیں۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کی حیاتِ طیبّہ کے بارے کس درجہ حساسیت موجود تھی۔ اور یوں مسلمان ہر دور میں اس فن میں گراں قدر اضافے کرتے رہے۔ صحابہؓ کے طرزِ عمل سے جو نتائج مرتب ہوئے ان سے بھی حیاتِ سرورِ کونین کے منوّر گوشے سامنے آتے ہیں۔ علامہؒ نے دنیا کو چیلنج کیا ہے کہ کیا کوئی شخصیت دنیا میں ایسی گزری ہے جس کی زندگی کو یوں آئینہ کر دیا گیا ہو جیسا سیرت نگاروں نے کیا:

" اسلامی فنِ روایت، عقل و درایت کی نگاہ سے کس قدر بلند پایہ ہے۔ علماء حدیث نے تصحیح روایت کے لیے کتنی محنت، کتنی جانفشانی، کتنی دیدہ ریزی اور کتنی دقت رسی صرف کی ہے۔ کیا اس اہتمام و اعتنا کا دنیا کی دیگر قوموں کے سرمایہ تاریخ و درایت میں ایک ذرہ نشان بھی موجود ہے" [6] اس فن میں فقط عقل و درایت ہی اوج کمال پر نہیں بلکہ مصنّفین ذاتی حیثیت میں کردار کی بلندی میں بھی اپنی مثال آپ ہیں۔ محدثین کے امام کے حلم کا واقعہ ہے:

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-06

ماخذ تحقیقی مجلہ

"عبداللہ بن محمد صادق کا قول ہے کہ ایک مرتبہ میرے سامنے امام بخاری کی مجلس میں آپکی باندی گھر کے اندر جانے کے لیے آپ کے سامنے سے نکلی، اس وقت امام کے سامنے قلمدان رکھا ہوا تھا۔ باندی نکلتے وقت قلمدان پر گر گئی، امام نے فرمایا کیسے چلتی ہے؟ س نے گستاخ لہجہ میں کہا جب راستہ نہ ہو تو ہم کیا کریں کیسے چلیں؟ امام نے اپنے ہاتھ سے اس کو اشارہ کر کے فرمایا جا میں نے تجھے آزاد کیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا حضرت! اس نے آپکو غصّہ دلایا اور آپ نے پھر بھی اس پر احسان فرمایا۔ حقیقت رس دماغ اس فعل سے امام موصوف کے حلم کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ (7)اس حلیم شخصیت نے سیرۃ اقوال رسول اللہ ؐکا کس درجہ التزام کیا، وحید الزماں نے صحیح بخاری کے ترجمے کے دوران دیباچے میں ایک واقعہ درج کیا ہے": محمد بن سلیمان ابن فارس نے کہا میں نے امام بخاری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ؐکو خواب میں دیکھا جیسے میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں اور میرے ہاتھ میں ایک پنکھا ہے جس سے میں مکھیاں اڑا رہا ہوں تو میں نے اس خواب کی تعبیر بعض تعبیر دینے والوں سے پوچھی، انہوں نے کہا تم رسول اللہ ؐپر سے جھوٹ کو اڑا دو گے (یعنی ان روایات کے جو لوگ جھوٹی آپ سے روایت کرتے ہیں) اس خواب نے مجھے اس کتاب کی تالیف پر مستعد کیا"(8) "

مستشرقین اور یورپین نے اسلام اور پیغمبر اسلام ؐکے بارے جو لکھا اس کا محاکمہ بھی علامّہ شبلی نعمانی نے سیرۃ النبی ؐمیں تفصیل کے ساتھ کیا ہے۔ ان کی اغلاط، وسائل معلومات، تعصبات وغیرہ کا جائزہ بھی لیا گیا۔ اسلام کے ابتدائی دور میں نہ مغربی دنیا نے کوشش کی اور نہ انھیں اس جانب توجہ ہوئی۔ کیونکہ اسلام کے ظہور کے وقت رومن ریاست عیسائیت کی نمائندہ تھی اور کلیسا کو مکمل سیاسی اور انتظامی امور میں دخل اندازی کا حامل سمجھتا جاتا تھا۔ شام مصر اور افریقہ کے ممالک میں مسلمانوں کی پیش قدمی کو انہوں نے سیاسی انداز میں دیکھ کر اسلام کو بت پرستانہ مذہب مشہور کر دیا کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ اسلام کی حقانیت عوام الناس تک نہ پہنچ پائے۔ شبلی نے فرانس کے مشہور مصنّف ہنری دی کاستری کے حوالے سے لکھا ہے:

"ہر مسیحی شاعر مسلمانوں کو مشرک اور بت پرست سمجھتا تھا اور حسب ترتیب درجات ان کے تین خدا تسلیم کیے جاتے تھے، ماہوم یا موہون، ماخوذ (محامٔد) اور اپلیں اور تیسرا ٹر گامان۔ ان کا خیال تھا محمد ؐنے اپنے مذہب کی بنیاد، دعوائے الوہیّت پر قائم کی اور سب سے عجیب تر یہ کہ محمد ؐ(جو حقیقتاً بت شکن اور دشمن اصنام تھا) لوگوں کو اپنے طلائی بت کی پرستش کی دعوت دیتا تھا"(9)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-06

علامہ نے سترھویں صدی عیسوی کو اس لیے اسلام کے حوالے سے اہم قرار دیا ہے کہ اب مستشرقین میدان میں آئے اور یورپ والوں کو سیرت کو عربی زبان کے توسل سے جانچنے کا موقع میسر آیا۔ کیونکہ نویں صدی سے تیرھویں صدی کے مابین جو علمی خزانہ مسلمانوں کے ہاں تخلیق ہوا اس کے تراجم مغرب میں پہنچ چکے تھے۔ اب وہ عربی زبان سے براہِ راست استفادہ کرنے کی سعی کر رہے تھے۔ اس کی ایک اور توجیح انھوں نے یہ بھی پیش کی کہ جب کلیسا کی گرفت حکومت پر کمزور ہوئی اور صنعتی انقلاب کی وجہ سے دین اور سیاست جدا ہوئے تو وہاں سیرت کے حوالے سے دو مکتبۂ فکر وجود میں آئے۔ ایک عوام و مذہبی شخصیات اور دوسرا گروہ محققین اور غیر متعصب لوگ۔ پھر ایک موڑ سیرت کی کتب کے حوالے سے نو آبادیاتی دور ہے۔ جب اشیاٹک سوسائیٹیاں قائم ہوئیں، السنہ مشرقیہ کے مدارس کھولے گئے اور ایک بڑی تعداد اورئنٹیلسٹ کی سامنے آئی۔

اب اسلامی بنیادی ماخذات کے انگریزی اور مقامی زبانوں میں ترجمے ہوئے اور مستشرقین نے سیرۃ کو مختلف پہلوؤں سے پیش کیا۔ ارپی نیوس، مارگولیوس، ایڈورڈ پوکاک اور ہاٹنجر وہ اولین محققین ہیں جنھوں نے عربی سے تراجم کئے۔ وہ قصداً یا اتفاقاً ان مسیحی مصنّفین کی تصنیفات تھیں جو ماضی میں اسلامی ممالک کے باشندے تھے۔ اٹھارویں صدی کے اواخر اور انیسویں صدی کی ابتداء تک سیرت و مغازی کی کتب یورپ میں پہنچ چکی تھیں۔ علامّہ نے طویل بحث کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ان مغربی مصنّفین (مستشرقین) کی تین فہرستیں ہیں۔ جو عربی نہیں جانتے محض تراجم سے کام چلاتے ہیں، دوسرے عربی زبان و ادب کے ماہرین اور تیسرے خالص اسلامی مذہبی لٹریچر کے شناسا محقق۔ ان میں سے ساخو اور شپرنگر نامی جرمن سکالرز ہیں جن کی علمیت شک وشبے سے باہر ہے مگر انھوں نے بھی سیرۃ کے معاملے میں ٹھوکر کھائی ہے۔ ان کے بقول یہ لوگ اکثر تعصّب اور تنگ نظری کا شکار ہیں:

"آنحضرتؐ کی سوانح عمری کے یقینی واقعات وہ ہیں جو حدیث کی کتابوں میں روایات صحیحہ منقول ہیں، یورپین مصنّفین اس سرمایہ سے بالکل بے خبر ہیں اور ایک آدھ کوئی (مارگولیس) تو اولاً وہ اس فن کا ماہر نہیں اور ہیں بھی تو تعصّب کی ایک چنگاری سینکڑوں خرمن جلانے کے لیے کافی ہے"(10)۔

چنانچہ مغربیوں نے رسالت مآب کی ذات اور افعال کے حوالے سے جو اعتراضات گھڑے شبلی نعمانی نے ان کا تسلی بخش جواب دیا ہے۔ ان کی اپنی علمی و تخلیقاتی قوت کو بھی چیلنج کیا ہے۔ ڈاکٹر طٰحہ حسین نے قدیم یونانی اور رومن تاریخ نگاروں کے اوصاف بیان کیے ہیں جو انہیں معاصرین اور متاخرین مورخوں سے منفرد بناتے ہیں "زمانہ قدیم میں یونانی اور رومن مورخین میں یہ امتیازی شان پائی جاتی ہے کہ ان میں بعض مثلاً توتو تیودس میں تنقیدی وصف پایا

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-06

ماخذ تحقیقی مجلہ

جاتا ہے بعض مثلاً لیفیوس میں ادبی تو فوق موجود ہے بعض مثلاً تالیت واقعات کو سمجھنے کی بڑی مہارت رکھتے ہیں اور بعض مثلاً بولیب اور پلوٹارک اخلاقی حیثیت سے واقعات پر غور کرتے ہیں"

واقعاتِ گذشتہ کی پرکھ میں علامہ شبلی کو گویا مندرجہ بالا تمام صفات سے قدرت نے متصف کیا تھا جو ان کے تحقیقی کام میں مترشح ہے(11)"

علامہؒ نے اپنی کتاب کے جو اصول تصنیف و ترتیب بنائے ان کی مختصراً تفصیل یہ ہے:

۱. سیرت کے واقعات جو قرآن میں مذکور ہیں اور لوگوں نے آیات قرآنی پر اچھی طرح نظر نہیں کی ان کو مقدّم رکھا کیونکہ اکثر اختلافی مباحث کا فیصلہ قرآن کی رو سے ہو جاتا ہے۔

۲. احادیث صحیحہ کا نمبر قرآن کے بعد رکھا ہے اور اکثر تفصیلی واقعات حدیث کی کتابوں سے ڈھونڈ کر لکھے ہیں جو اہل سیر کی نظر سے اوجھل رہ گئے تھے۔کیونکہ عام طور پر حدیث کی کتب سے عنوان اور مضمون کے لحاظ سے ڈھونڈا جاتا ہے جبکہ کئی تفصیلی واقعات ضمنی موقعوں پر روایت میں آجاتے ہیں۔

۳. روزمرہ اور عام واقعات میں ابن سعد، ابن ہشام اور طبری کی روایتیں کافی خیال کیں مگر ان کے راویوں کو اسماء الرجال سے تصدیق کیا۔

شبلی نے کتاب کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا۔

(i) پہلے حصے میں عرب کے مختصر حالات، کعبہ کی تاریخ، ولادت پیغمبرؐ سے لیکر وفات تک عام حالات و واقعات اور غزوات بیان کئے گئے ہیں۔ اسی حصے میں ازواجِ مطہرات اور آل اولاد کا تذکرہ بھی ہے۔

(ii) حصہ دوم میں نبوت کا فرض، امر و نہی، عقائد کی تعلیم، اصلاح عمل اور اخلاق کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ ما قبل اسلام اور اسلام کے عقائد و اخلاقیات کا موازنہ بھی کیا گیا ہے۔ اسلامی قوانین کی حیثیت آفاقی کیونکر ہے یہ بھی مذکور ہے۔

(iii) تیسرا حصہ قرآن کریم کی تاریخ، وجوہ اعجاز اور حقائق و اسرار سے مفصل بحث کی گئی ہے۔

(iv) چوتھے حصے میں معجزات نبویؐ مثلاً معراج وغیرہ کا ذکر ہے۔

(v) پانچواں حصہ یورپین تصنیفات کے متعلق ہے۔ ان کی نکتہ چینیاں اور ان کے مدلل جوابات انھوں نے خود تصریح کر دی تھی کہ کتاب ترتیب ان حصوں کی بدل بھی سکتی ہے اور بعد

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-06
ماخذ تحقیقی مجلہ

ازاں ان کی رحلت سے یہ کام تکمیل تک ان کی منشاء کے مطابق نہ پہنچ سکا اور ان کی تکمیل ان کے شاگرد رشید علامّہ سید سلمان ندوی نے کی مگر علامّہ موصوف نے جتنا بھی کام کیا وہ لائقِ تحسین ہے۔

سیرۃ النبیؐ کے پہلے حصے میں شبلی نعمانی نے فقط عرب کتب سے استفادہ نہیں کیا اور نہ صرف ان پر اکتفا کیا بلکہ مغربی مورخین کو بھی قابل اعتنا سمجھا۔ اس لیے یہ کتاب اردو میں تو اوّلیت کے درجے پر فائز ہے ہی بلکہ مجموعی طور پر تحقیقی لحاظ سے بھی اس کا رتبہ بلند ہے۔ عربوں کے ابتدائی حالات و واقعات پر جن مغربی ماخذات سے انھوں نے رجوع کیا ان کی تفصیل یہ ہے:

نام مصنف	نام کتاب
۱. برٹن	گولڈ مائنز آف مدین
۲. جی ڈبلیو تھیاچر	انسائیکلوپیڈیا (آرٹیکلز برائے عرب)
۳. رینالڈ نکلسن	لٹریری ہسٹری آف دی عربس
۴. پروفیسر نولکر لکی	ہسٹورین ہسٹری آف ورلڈ (تمہیدی آرٹیکلز)
۵. ریورنڈ فارسٹر	تاریخی جغرافیہ عرب
۶. ماسیولیان فرنساوی	تمدّن عرب
۷. بائیبل (پرانا و نیا عہد نامہ)	

شبلی نے پوری بائیبل اور اسرائیلات کے علمی خزانے کو نہ صرف چیلنج کیا بلکہ دلائل و براہین سے ثابت کیا کہ ان کی غلطیاں کہاں ہیں اور ہٹ دھرمیاں اور کٹ حجتیاں کس قدر ہیں۔ مثلاً توریت میں اور بعد ازاں انجیل میں بھی یہ ثابت کرنے کی سعی کی گئی کہ حضرت ابراہیمؑ نے جو خواب دیکھا اور جس بیٹے کو قربانی کرنے کے لیے پیش کیا وہ اسحٰقؑ تھے۔ علامّہ نے توریت کے حوالے سے اس دعویٰ کارد پیش کیا:

ترجمہ: کاش اسماعیل تیرے سامنے زندگی کرتا۔ (12) نذر چڑھانے کے لیے شریعت سابقہ میں جو لفظ مستعمل تھا وہ "خدا کے سامنے" تھا اور علامہ نے لکھا ہے کہ توراۃ میں یہ محاورہ کثرت سے آیا ہے۔ اس کے علاوہ ولیم میور جیسے صاحبان کے اعتراضات مثلاً حضورؐ اسماعیلؑ کے خاندان سے نہ تھے کا بھی مسکت جواب براہین سے دیا اور یہ باور کروایا ہے کہ کاغذ کی ایجاد سے قبل زبانی علم (سینہ بہ سینہ) کے لحاظ عرب بے مثل تھے۔ اس لیے سلسلۂ نسب

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-06
ماخذ تحقیقی مجلہ

میں تشکیک کی گنجائش نہیں۔ شبلی نے جو آئینہ مغرب کو دکھایا ہے اس کے تناظر میں علامہ اقبال کی نظم یورپ اور سوریا یاد آتی ہے:

"فرنگیوں کو عطا خاک سوریا نے کیا — نبیؐ عفت و غم خواری و کم آزاری

صلہ فرنگ سے آیا ہے سوریا کے لیے — مے و قمار و ہجوم زنان بازاری" (13)

علاوہ ازیں سیرت میں علم حدیث کے سے کڑے معیارات بھی شبلی نے برتے ہیں۔ مثلاً غزوہ بدر کے پسِ منظر میں طبری کی روایت کہ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ جب آنحضرتؐ نے ابو سفیان کا شام سے روانہ ہونا سنا تو مسلمانوں کو بلایا اور فرمایا کہ قریش کا قافلہ آ رہا ہے جس میں ان کا مال ہے چلو شاید خدا تم کو اس میں سے مال غنیمت دلوائے لوگ آمادہ ہوئے لیکن بعضوں نے پہلو تہی کی کیونکہ وہ سمجھے کہ آنحضرت کو کوئی لڑائی تو پیش نہیں آئے گی۔ ":رسول اللہؐ کو جب ان کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اپنے صحابہ کو جنگ کی دعوت دی اور بتایا کہ ان کے ساتھ کثرت سے دولت ہے اور ان کی تعداد بھی تھوڑی ہے۔ اب مسلمانوں کی ایک جماعت ابو سفیان اور اس کے قافلے پر قبضہ کرنے کی غرض سے جس کے متعلق ان کا خیال تھا کہ بغیر کسی لڑائی کے ان کے قبضے میں آجائے گا مدینہ سے چلے۔ اس کے متعلق اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ اور تم چاہتے تھے کہ کمزور تم کو مل جائے(14)"

اس بات کو شبلی نے تسلیم نہیں کیا(51)۔ اور دلیل میں قرآن کی مندرجہ ذیل آیت پیش کی ہے:

ترجمہ: اور مسلمانوں کا ایک فریق نکلنے سے ناراض تھا، وہ تجھ سے حق کے متعلق جھگڑتا تھا بعد اس کے کہ حق ظاہر ہو گیا تھا وہ گویا موت کی طرف ہنکائے جا رہے تھے۔(انفال-۱) لہٰذا قافلہ لوٹنا نہیں جہاد پیشِ نظر تھا۔

علامّہ موصوف نے بدر کے واقعہ کے متعلق ارباب سیر کی متفقاً غلطی اور صحیح بخاری (غزوہ تبوک) میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ جو مشہور صحابی ہیں ان کا قول نقل کیا ہے۔ "ترجمہ: اور آنحضرتؐ جب کسی غزوہ کا ارادہ فرماتے تھے تو کسی اور موقع کا توریہ فرماتے تھے"(61)۔ سیرۃ النبیؐ کے ناقدانہ جائزے میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ علامّہ شبلی نعمانی تحقیق کے معیارات کو ایمانداری سے بیان کرتے اور اس بات کا قطعاً خیال نہ کرتے کہ اس سے کوئی راضی یا ناراض ہو گا۔ بہت سارے تاریخی واقعات کو بھی انھوں نے ضعیف روایات کا حامل قرار دیا ہے جو خلافِ عقل ہیں۔ ابن اسحاق اور حاکم کی غزوۂ خیبر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قلعہ کے دروازے کو ڈھال بنانے کی جو روایت بیان کی ہے۔ علامّہ نے اسے ماننے سے انکار کیا ہے۔ مستشرقین اور مغربی مصنفین کے اعتراضات کا ماخذ

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-06

بعض واقعات میں خود مسلمانوں کی کتب بھی ہیں۔ علامّہ نے اس کو بھی موضوع بحث بنایا ہے۔ بڑے اعتراضات میں سرورِ کونین پر ایک اعتراض یہ بھی ہے کہ مکہ میں تو آپ نبی بن کر رہے جبکہ مدینہ میں جب حکومت ملی تو جنگیں لڑیں، چڑھائیاں کی وغیرہ۔ حافظ ابن القیم اور ان کے استاد علامّہ ابن تیمیہ نے خیبر اور بدر کے سوا باقی سب کو دفاعی جنگیں کہا ہے۔ شبلی نے لکھا کہ حافظ صاحب خیبر کے معاملے میں اس گرہ کو نہ کھول سکے اور بحث نامنفصل رہ گئی اور علامہ ابن تیمیہ کے متعلق کہا:

"انہوں (ابن تیمیہ) نے الجواب "الصحیح لمن بدّل دین المسیح "میں لکھا ہے کہ آنحضرتؐ نے جس قدر لڑائیاں کیں سب دفاعی تھیں۔ صرف بدر اور خیبر اس سے مستثنٰی ہیں۔ لیکن علامّہ موصوف زیادہ استقصاء کرتے تو ثابت ہوتا کہ بدر اور خیبر بھی مستثنٰی نہیں۔۔۔ خیبر کے ماسبق واقعات کو ترتیب دے کر دیکھو تو صاف نظر آئے گا کہ یہود اور غطفان مدینہ پر حملے کی تیاریاں کر چکے تھے"۔(71)۔

باریک اور دقیق نکات کو بھی علامّہ نے نظر انداز نہیں کیا مثلاً ابن ہشام نے لکھا: "ابن اسحاق کے بیان کے مطابق ان تمام مشرکین کی تعداد، جنھیں اللہ تعالٰی نے جنگِ احد میں قتل کرا دیا، کل بائیس ۲۲ ہیں۔(81)۔

اس طرح کی بحث میں پڑنا صحت واقعہ اور سیرت پر براہِ راست اثر نہیں ڈالتا اور بنیادی طور پر یہ تاریخ کا موضوع ہے چنانچہ وہ دو تین کتب کے حوالوں کو درج کر دیتے ہیں۔ پھر قرآنی احکامات جہاں بھی آئے وہ انھوں نے ضرور نقل کئے۔ برِ صغیر کے عوام پر عقیدت اور تقلید کی جو اثر پذیری تھی وہ صحیح واقعات کو جاننے میں حائل تھے اور ویسے بھی اردو میں یہ مواد موجود نہ تھا۔ علامّہ نے اس طرف خاص توجہ دی۔ شبلی ایسے ادیب تھے جو تخلیقی قوت سے سرشار تھے۔ وہ تقلیدی روش کے سخت ناقد تھے چنانچہ استدلالی موقف ان کا طرہ امتیاز تھا۔ ڈاکٹر وزیر آغا کا مندرجہ ذیل بیان نعمانی پر صد فیصد ثابت آتا ہے:"جب کسی شخص کی ذات میں تندیٔ صہبہ کا طوفان اٹھتا ہے تو اس کے سامنے فقط دو راستے ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ کشتی کے تختے سے چمٹ جائے اور خود کو موجوں کے رحم و کرم پہ چھوڑ دے)ایک آدمی کا رویہ ہوتا ہے) دوسرا یہ کہ وہ پتوار کی مدد سے موجوں کی قوت کو مددگار لائے تاکہ وہاں پہنچ سکے جہاں اسے پہنچنا ہے(یہ تخلیق کار کا رویہ ہے") " (19)

اس وقت کے عرب سماج اور معاشرے کی علمی و عقلی استعداد اور معجزات کے متعلق بھی کھل کر اظہار خیال کیا گیا ہے۔ ہر چیز کو ایک نظر سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ انسانی علوم کی وسعت اور عقلی ارتقاء کو بھی مدِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ الغرض سیرۃ النبیؐ ان کی ایک عظیم کاوش ہے۔ جس نے اردو زبان و ادب کا دامن اس موضوع سے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-06
ماخذ تحقیقی مجلہ

ثروت مند کیا۔ اور آنے والے محققین کو دعوت دی کہ وہ ہمت کر کے اس طرف قدم بڑھائیں چنانچہ پہلی کاوش علامہ سید سلمان ندوی کی ہے جنھوں نے شبلی کے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

حوالہ جات

۱. ڈاکٹر مبارک علی۔ تاریخ شناسی، طبع دوم، تاریخ پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۸، ص ۱۸

۲. علامہ شبلی نعمانی، سیرۃ النبیؐ، (لاہور: ناشران قرآن لمیٹڈ، جلد اول، سن ندارد) ص:۷

۳. ایس ایم اکرام۔ یادگار شبلی۔ ادارہ ثقافتِ اسلامیہ، لاہور۔ طبع دوم، ۱۹۹۴، ص ۱۶۷

۴. علامہ شبلی نعمانی، سیرۃ النبیؐ، (لاہور: ناشران قرآن لمیٹڈ، جلد اول، سن ندارد) ص ۵۲-۵۳

۵. علامہ شبلی نعمانی، سیرۃ النبیؐ، (لاہور: ناشران قرآن لمیٹڈ، جلد اول، سن ندارد) ص ۴۵-۴۶

۶. علامہ شبلی نعمانی، سیرۃ النبیؐ، (لاہور: ناشران قرآن لمیٹڈ، جلد اول، سن ندارد) ص ۸۶

۷. ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، ترجمہ و شرح مولانا ظہور الباری اعظمی ۔ صحیح البخاری، جلد اوّل ، (کراچی: دارالاشاعت) ۱۹۸۵

۸. ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، ترجمہ وحید الزماں۔ صحیح البخاری، مشتاق بک کارنر، جلد اوّل، ۲۰۰۹، ص ۵۹

۹. علامہ شبلی نعمانی، سیرۃ النبیؐ، (لاہور: ناشران قرآن لمیٹڈ، جلد اول، سن ندارد) ص ۸۸

۱۰. علامہ شبلی نعمانی، سیرۃ النبیؐ، (لاہور: ناشران قرآن لمیٹڈ، جلد اول، سن ندارد) ص ۹۸

۱۱. ڈاکٹر طٰحہ حسین، ترجمہ عبدالسلام ندوی۔ ابنخلدون۔ بک کارنر جہلم، ۲۰۱۳۔ ص ۳۳

۱۲. توراۃ تکوین۔ اصحاح ۱۷- آیت ۱۸

۱۳. علامہ محمد اقبال، کلیاتِ اردو (لاہور: علم و عرفان پبلشرز، ۲۰۱۴) ص: ۶۱۱

۱۴. علامہ ابی جعفر محمد بن جریر طبری۔ تاریخ طبری۔ نفیس اکیڈمی کراچی۔ جلد دوم ۲۰۰۴ ص ۲۷

۱۵. علامہ شبلی نعمانی، سیرۃ النبیؐ، (لاہور: ناشران قرآن لمیٹڈ، جلد اول، سن ندارد) ص ۳۶۳

۱۶. علامہ شبلی نعمانی، سیرۃ النبیؐ، (لاہور: ناشران قرآن لمیٹڈ، جلد اول، سن ندارد) ص ۳۶۹

۱۷. علامہ شبلی نعمانی، سیرۃ النبیؐ، (لاہور: ناشران قرآن لمیٹڈ، جلد اول، سن ندارد) ص ۵۱۳

۱۸. ابن ہشام، ترجمہ مولانا عبدالجلیل صدیقی (نظر ثانی مولانا غلام رسول مہر) سیرۃ النبیؐ کامل، (لاہور: شیخ غلام علی سنز، س ن) ص: ۱۲۰

۱۹. ڈاکٹر وزیر آغا، ساختیات اور سائنس۔ مکتبۂ فکر و خیال لاہور، ۱۹۹۱، ص ۵۷

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-06

ماٰخذات:

١. علی،ڈاکٹر مبارک۔ تاریخ شناسی، طبع دوم،لاہور: تاریخ پبلیکیشنز۔
٢. نعمانی،علامہ شبلی،سیرۃ النبیؐ، جلد اول،لاہور:ناشران قرآن لمیٹڈ۔
٣. اکرام،ایس ایم۔ یادگار شبلی۔لاہور:ادارہ ثقافتِ اسلامیہ۔
٤. نعمانی،علامہ شبلی،سیرۃ النبیؐ، جلد اول،لاہور:ناشران قرآن لمیٹڈ۔
٥. نعمانی،علامہ شبلی،سیرۃ النبیؐ، جلد اول،لاہور:ناشران قرآن لمیٹڈ۔
٦. نعمانی،علامہ شبلی،سیرۃ النبیؐ، جلد اول،لاہور:ناشران قرآن لمیٹڈ٦
٧. بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل ، ترجمہ و شرح مولانا ظہور الباری اعظمی ۔ صحیح البخاری، جلد اوّل ، کراچی: دارالاشاعت
٨. بخاری،ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل،ترجمہ وحید الزماں۔ صحیح البخاری، جلد اوّل، مشتاق بک کارنر۔
٩. نعمانی،علامہ شبلی،سیرۃ النبیؐ، جلد اول،لاہور:ناشران قرآن لمیٹڈ۔
١٠. نعمانی،علامہ شبلی،سیرۃ النبیؐ، جلد اول،لاہور:ناشران قرآن لمیٹڈ۔
١١. حسین،ڈاکٹر طٰحہ،ترجمہ عبدالسلام ندوی۔ابن خلدون۔ جہلم:بک کارنر
١٢. توراۃ تکوین۔اصحاح ١٧-آیت ١٨
١٣. اقبال، علامہ محمد،کلیاتِ اردو،لاہور:علم و عرفان پبلشرز
١٤. طبری،علامہ ابی جعفر محمد بن جریر۔ تاریخ طبری۔ جلد دوم۔ کراچی: نفیس اکیڈمی۔
١٥. نعمانی،علامہ شبلی،سیرۃ النبیؐ، جلد اول،لاہور:ناشران قرآن لمیٹڈ۔
١٦. نعمانی،علامہ شبلی،سیرۃ النبیؐ، جلد اول،لاہور:ناشران قرآن لمیٹڈ۔
١٧. نعمانی،علامہ شبلی،سیرۃ النبیؐ، جلد اول،لاہور:ناشران قرآن لمیٹڈ۔
١٨. ابن ہشام،ترجمہ مولانا عبدالجلیل صدیقی (نظر ثانی مولانا غلام رسول مہر) سیرۃ النبیؐ کامل،لاہور: شیخ غلام علی سنز۔
١٩. آغا،ڈاکٹر وزیر، ساختیات اور سائنس۔لاہور: مکتبۂ فکر و خیال.